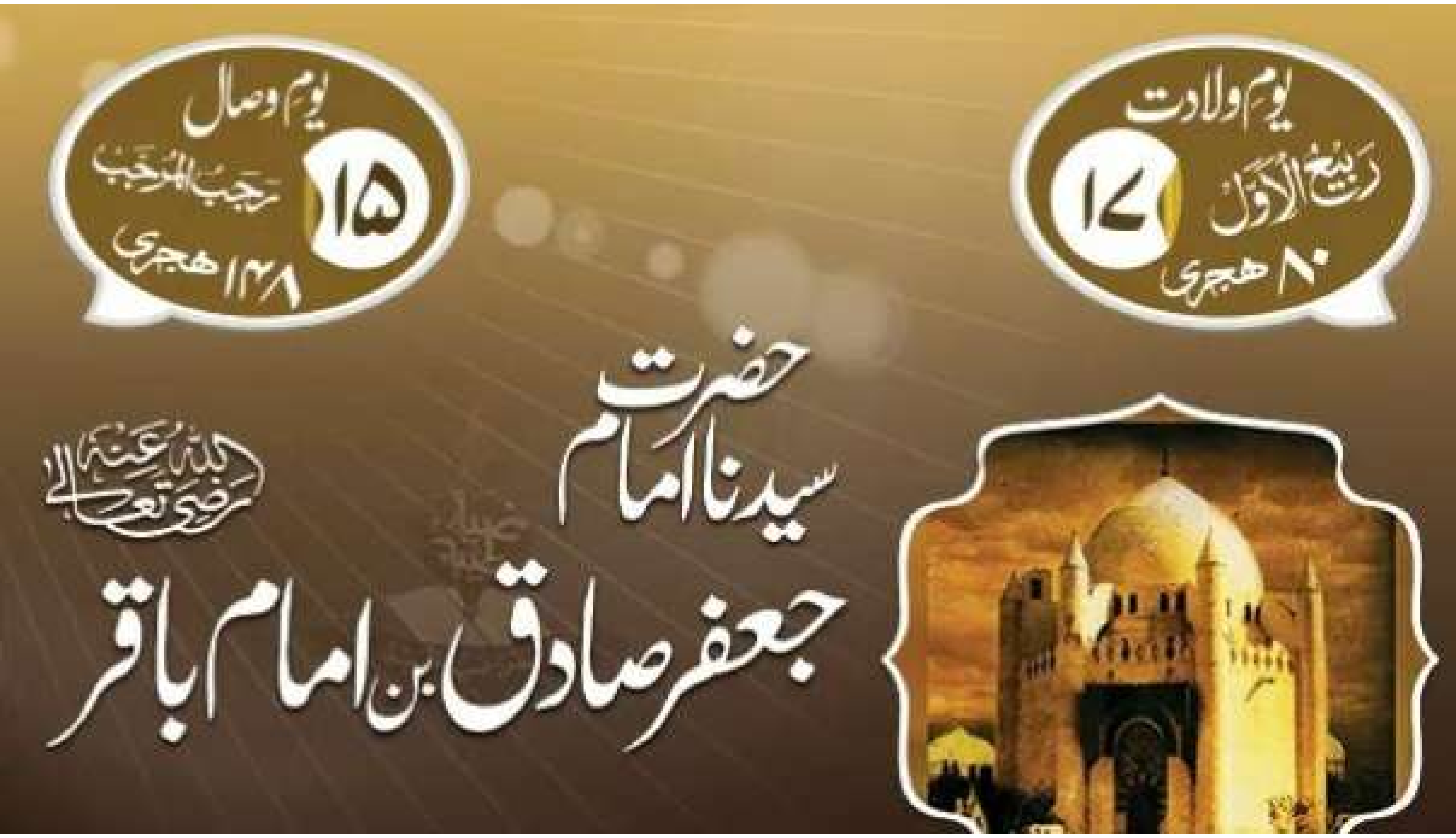

Scanned by CamScanner

حضرت سیّدنا اِمام جعفر صادق ؓ

ولادت: ۸۳ھ بروز پیر   وصال: ۱۴۸ھ شوال المکرم

حضرت سیّدنا اِمام جعفر صادق ؓ اہل بیت ؓ سے ہیں۔ آپ خلیفہ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق ؓ کی پڑپوتی حضرت اُمِّ فروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹے ہیں۔ آپ کی والدہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیٹی ہیں۔ حضرت اُمِّ فروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والدِ گرامی امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق ؓ کے پوتے حضرت سیّدنا قاسم ؓ ہیں۔ آپ کا نام نامی اِسم گرامی (حضرت) جعفر (ؓ) ہے۔ آپ کی سچی گفتگو کی وجہ سے آپ کا لقب ''صادق'' ہے۔ جس طرح آپ کے جدِ مادری کا لقب ''صدیق'' ؓ ہے۔ ۱؎ آپ کی کنیت ''ابو محمد'' ؓ ہے۔ حضرت سیّدنا اِمام جعفر صادق ؓ کی نانی جان اور نانا جان دونوں امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق ؓ کے پوتی اور پوتے ہیں۔ اِس لئے حضرت سیّدنا اِمام جعفر صادق ؓ فرمایا کرتے تھے، وَلَدَنِیْ اَبُوْبَکْرٍ مَرَّتَیْنِ ۲؎ ''مجھے ولادت میں امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق ؓ سے دوہرا واسطہ ہے''۔

شجرہ شریف

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق ؓ — امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب ؓ

حضرت سیّدنا عبد الرحمان ؓ — حضرت محمد ؓ — حضرت سیّدنا اِمام حسین ؓ

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا — حضرت سیّدنا قاسم ؓ — حضرت سیّدنا اِمام زین العابدین ؓ

حضرت اُمِّ فروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ــــ عقد ــــ حضرت سیّدنا اِمام باقر ؓ

حضرت سیّدنا اِمام جعفر صادق ؓ ۳؎

۱؎ حضرات القدس جلد ا ص ۹۰۔ ۲؎ حضرات القدس جلد ا ص ۹۰۔ ۳؎ تحفۂ جعفریہ جلد ۲ ص ۷ از مناظر اسلام شیخ الحدیث مولانا محمد علی قدس سرہ العزیز۔

Scanned by CamScanner

آپ مدینہ منورہ میں ۸۳ھ ربیع الاوّل شریف کے آخری عشرہ میں بروز سوموار پیدا ہوئے۔

حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سنّتِ نبوی ﷺ کی تلوار اور طریقت کی زیبائش ہیں۔ آپ میں ظاہر و باطن سے آراستہ پیراستہ اور تمام علوم آپ کے عمدہ اشارات ہیں۔ کلام الٰہی کی باریکی اور معانی طریقت سے واقف ہونے کی وجہ سے آپ مشائخِ عظام میں مشہور ہیں۔ [۴] آپ تمام مشائخ کے سردار ہیں۔ ہر شخص کو آپ پر کامل اعتبار اور اعتماد ہے۔ [۵] آپ وافر العلوم اور کثیر الفیوض ہیں۔ آپ کی امامت' بزرگی اور سیادت پر جمہور کا اتفاق ہے۔

آپ کے اَخلاقِ حسنہ' ہمتِ ظاہری اور اِشاراتِ لسانی' تفسیرِ قرآنِ مجید میں ظاہر ہیں بلکہ آپ کے اِشاراتِ جمیلہ اور اسرارِ جلیلہ تمام علوم میں موجود ہیں۔

آپ صاحبِ زُہد کامل اور بڑے متقی تھے۔ شہوات اور لذات سے پوری طرح بچنے والے اور نہایت ہی باحیاء اور باادب بزرگ' مقربِ بارگاہِ الٰہی تھے۔ ایک مدت تک مدینہ منورہ میں اَقامت گزیں رہے اور اپنے علوم کا فیض اور فائدہ اہلِ اِرادت کو پہنچاتے رہے۔ پھر آپ عراق تشریف لے گئے اور ایک مدت تک وہاں بھی مقیم رہے۔

حضرت داؤد طائی قدس سرہٗ العزیز حضرت سیدنا اِمام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے فرزندِ رسول ﷺ مجھے کچھ نصیحت فرمایئے' میرا دِل سیاہ ہوگیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: ''اے ابو سلیمان (یہ حضرت داؤد طائی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کنیت ہے۔) آپ خود اپنے زمانے کے زاہد ہیں' آپ کو میری نصیحت کی کیا حاجت ہے؟ حضرت داؤد طائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا' اے فرزندِ پیغمبر ﷺ آپ کو سب پر فضیلت ہے اور سب کو نصیحت کرنا آپ پر واجب ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اے ابو سلیمان! میں اِس بات سے ڈرتا ہوں کہ قیامت کے روز کہیں میرے نانا جان حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ میری جواب طلبی نہ فرمائیں کہ تو نے میری پیروی کا حق کیوں ادا نہیں کیا؟ کیونکہ یہ فرضِ نسبی اور قومی شرافت پر منحصر

---

[۴] کشف المحجوب ص ۶۷ (فارسی)۔ [۵] کشف المحجوب ص ۶۷ (فارسی)۔

Scanned by CamScanner

نہیں بلکہ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم کے ہاں اچھے عمل پر موقوف ہے۔ حضرت داؤد طائی رحمہ اللہ تعالیٰ رونے لگے اور فریاد کرتے ہوئے کہنے لگے یا رخدایا جس شخص کی طینت نبوت کے پانی سے گوندھی گئی ہو اُس کی طبیعت کی تربیت برہان اور دلیل کے اُصولوں سے ہوتی ہے۔ اُس کے نانا پاک رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ اور اُس کی ماں بتول (حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ہے تو وہ اتنا حیران و پریشان ہے تو داؤد کون ہے؟ جو اپنے عمل پر مغرور ہو اور اپنے حالِ کو اچھا سمجھے۔ [۶]

عقیدۂ شفاعت:

ایک بار اپنے خادموں کے پاس بیٹھے تھے آپ نے اُنہیں فرمایا کہ آؤ ہم عہد کر لیں کہ جو شخص ہم میں سے قیامت کے دن نجات پائے وہ سب کی شفاعت کرے گا۔ اُنہوں نے عرض کیا: اے پیارے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے فرزندِ ارجمند! آپ کو ہماری شفاعت کی کیا حاجت؟ آپ کے جدِ امجد نبی آخر الزماں ﷺ تمام مخلوقات کی شفاعت کرنے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''میں اپنے اعمال کی وجہ سے شرمسار ہوں کہ کل قیامت کے دن اپنے نانا جان کو کیا منہ دکھاؤں گا؟'' [۷]

آپ کے اس فرمان اور خادموں کی گزارش سے پتا چلتا ہے کہ اُن سب لوگوں کا عقیدہ تھا کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ شفاعت فرمائیں گے اور اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کے محبوب بندے بھی شفاعت فرمائیں گے۔

رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے ارشاداتِ مبارکہ سے ''عقیدۂ شفاعت'' کی وضاحت ہوتی ہے۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اَتَانِیْ اٰتٍ مِّنْ عِنْدِ رَبِّیْ فَخَیَّرَنِیْ بَیْنَ اَنْ یَّدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِی الْجَنَّةَ وَبَیْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ

---

[۶] تذکرۃ الاولیاء جلد ۱ص ۱۱ فارسی۔ [۷] کشف المحجوب ص ۶۷ (فارسی)، حضرات القدس ص ۹۳، تذکرۃ الاولیاء جلد ۱ص ۱۲ فارسی۔

Scanned by CamScanner

وَهِیَ لِمَنْ مَّاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ ۸؎ ''میرے ربّ (کریم) کی طرف سے میرے پاس ایک آنے والا آیا تو مجھے نصف اُمت جنت میں داخل کرنے اور شفاعت کرنے میں ایک کو چن لینے کا اختیار دیا گیا۔ پس میں نے شفاعت کو پسند کیا اور یہ اُس کے لئے جو ایسی حالت میں مرا کہ اُس نے اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ) کے ساتھ شرک نہ کیا۔'' (یعنی صاحب ایمان ہو)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بارے میں فرمایا: اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَاَوَّلُ مَنْ یَّنْشَقُّ عَنْہُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ ۹؎ ''قیامت کے روز میں اولادِ آدم کا سردار ہوں۔ سب سے پہلے میری قبر (انور) کھلے گی۔ سب سے پہلے شفاعت کرنے والا میں ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔''

علاوہ ازیں نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بِشَفَاعَۃِ رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِیْ اَکْثَرُ بَنِیْ مِنْ تَمِیْمٍ ۱۰؎ ''میری اُمت سے ایک آدمی کی شفاعت سے قبیلہ بنو تمیم سے زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے''۔ اس حدیث شریف کو حضرت عبداللہ بن ابی الجد عا رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

اسی طرح حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- اِنَّ مِنْ اُمَّتِیْ یَشْفَعُ لِلْفِئَامِ وَمِنْ ھُمْ مَّنْ یَّشْفَعُ لِلْقَبِیْلَۃِ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّشْفَعُ لِلْعُصْبَۃِ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰی یَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ ۱۱؎ ''میری اُمت میں سے بعض وہ ہیں جو ایک جماعت کی شفاعت کریں گے۔ بعض وہ ہیں جو ایک قبیلہ کی شفاعت کریں گے۔ بعض ایک

۸؎ ترمذی حدیث نمبر ۲۴۴۱' کنز العمال حدیث نمبر ۳۱۸۹۲' ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۳۱۱' مسند احمد جلد ۶ ص ۲۳' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۶۰۰' مرقاۃ جلد ۱۰ ص ۲۷۱۔ ۹؎ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۷۴۱' مسلم حدیث نمبر ۲۲۷۸' ابوداؤد حدیث نمبر ۴۶۷۳' ترمذی حدیث نمبر ۳۶۱۵ مسند احمد جلد ۲ ص ۵۴۰۔ ۱۰؎ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۶۰۱' ترمذی حدیث نمبر ۲۴۳۸' ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۲۶۴' دارمی حدیث نمبر ۲۸۰۸' مسند احمد جلد ۳ ص ۴۶۹' مرقاۃ جلد ۱۰ ص ۲۷۲۔ ۱۱؎ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۶۰۲' ترمذی حدیث نمبر ۲۴۴۰' مرقاۃ جلد ۱۰ ص ۲۷۲۔

Scanned by CamScanner

کنبہ کی شفاعت کریں گے۔ بعض صرف ایک آدمی کی شفاعت کریں گے حتیٰ کہ یہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے‘‘۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ فرماتے ہیں‘ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ ۱۲ ’’میری شفاعت میری اُمت کے کبیرہ گناہوں والوں کے لئے ہے‘‘۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی کیا خوب حدیث شریف بیان شدہ ہے‘ فرماتے ہیں‘ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: یُصَفُّ اَهْلُ النَّارِ فَیَمُرُّ بِهِمُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ یَا فُلَانُ اَمَا تَعْرِفُنِیْ اَنَا الَّذِیْ سَقَیْتُکَ شَرْبَةً وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَنَا الَّذِیْ وَهَبْتُ لَکَ وُضُوْءً فَیَشْفَعُ لَهٗ ۱۳ ’’دوزخی لوگ صف بستہ کھڑے ہوں گے تو جنتیوں میں سے ایک جنتی اُن کے قریب سے گزرے گا تو اُن میں سے ایک دوزخی کہے گا کیا آپ مجھے پہچانتے نہیں‘ میں وہی ہوں جس نے آپ کو ایک گھونٹ پانی پلایا تھا۔ اور ایک دوزخی کہے گا کہ میں وہ ہوں جس نے آپ کو وضو کا پانی دیا تھا۔ یہ جنتی اُن کی شفاعت کرے گا۔ پس اُنہیں جنت میں داخل کر دے گا‘‘۔

نفس کے عیوب دیکھنا:

حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے نفس کے عُیوب دیکھنے کو ترجیح دیتے تھے اور یہ صفت آپ کے اَوصافِ کمال میں سے ہے اور مقربانِ بارگاہِ الٰہی‘ اولیاءُ اللہ اِس صفت سے متصف ہوتے ہیں۔

نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ فرماتے ہیں: اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَیْرًا بَصَّرَهٗ بِعُیُوْبِ نَفْسِهٖ ۱۴ ’’اللہ (عزوجل) جس بندے کو بھلائی عطا فرمانے کا

---

۱۲ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۵۹۸‘ مرقاۃ جلد ۱۰ ص ۲۷۰‘ ابوداؤد حدیث نمبر ۴۷۳۹‘ ترمذی حدیث نمبر ۲۴۳۵‘ مسند احمد جلد ۳ ص ۲۱۳‘ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۸ ص ۱۷‘ ۱۰ ص ۱۹۰‘ المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱ ص ۲۳۲‘ جلد ۱۱ ص ۱۸۹‘ مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۳۷۸‘ الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۴۴۳‘ کنز العمال حدیث نمبر ۳۹۷۵۱‘ ۳۹۰۵۵۔ ۱۳ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۶۰۴‘ مرقاۃ جلد ۱۰ ص ۲۷۴‘ ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۶۸۵‘ کنز العمال حدیث نمبر ۳۹۰۵۰۔ ۱۴ کشف المحجوب ص ۶۸۔

Scanned by CamScanner

ارادہ فرماتا ہے اُسے اُس کے نفس کے عیوب دکھا دیتا ہے"۔ اور جو شخص تواضع سے سر نیچے جھکا دیتا ہے اللہ ﷻ دونوں جہانوں میں اُس کا کام سنوار دیتا ہے۔

آج وہ وقت آ گیا ہے:

جب حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے خلوت نشینی اختیار کر لی اور باہر تشریف نہ لاتے تو حضرت سفیان ثوری قدس سرہُ العزیز نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے فرزندِ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ لوگ آپ کے ارشاداتِ عالیہ سے محروم ہو رہے ہیں۔ آپ نے گوشہ نشینی کیوں اختیار کر لی ہے؟ آپ نے فرمایا: اَب میرا منہ ایسا ہی ہے اور یہ دو اَشعار پڑھے۔

ذَهَبَ الْوَفَآءُ ذَهَابَ اَمْسِ الذَّاهِبِ
وَالنَّاسُ بَيْنَ فَخَايِلٍ وَمَآرِبِ
يُفْشُوْنَ بَيْنَهُمُ الْمُوَدَّةَ وَالْوَفَا
وَ قُلُوْبُهُمْ فَحْشُوَّةٌ بِعَقَارِبِ

"جانے والے کی مانند اَب وفا چلی گئی۔ لوگ اپنے اپنے خیالات اور اُمیدوں میں کھوئے ہوئے ہیں اگرچہ باہم وفاداری اور دوستی کا دَم بھرتے ہیں لیکن فریب اور بے وفائی اُن کے دِلوں میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔" [۱۵]

یہ اُس وقت کی بات ہے جب حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا دَور تھا۔ اب تو فریب کاروں، بے وفاؤں، مفاد پرستوں، اَمانتوں میں خیانت کرنے والوں اور اِحسان فراموشوں سے دُنیا بھری ہوئی ہے۔ جب مقصد و مفاد نِکل جاتا ہے تو اَیسے لوگ دَغا دیتے ہیں اور بغض و کینہ اور ذاتی دُشمنیوں کے مجسمے بن جاتے ہیں حالانکہ دیکھنے میں اچھے بھلے سجے سجائے نظر آتے ہیں۔

کم فہم شخص سے مروت اور عفو و درگذر:

کسی شخص کے پیسوں کی تھیلی گم ہو گئی وہ شخص حضرت سیدنا امام جعفر صادق

---

[۱۵] تذکرۃ الاولیاء جلد ۱ ص ۱۲۔

Scanned by CamScanner

ؒ سے اُلجھنے لگا کہ آپ نے میرے پیسوں کی تھیلی چرالی ہے۔ آپ نے اُس سے پوچھا اُس میں تیری کتنی رقم تھی؟ اُس نے کہا ایک ہزار دینار۔ آپ اُسے اپنے گھر لے گئے اور دو ہزار دینار اُسے دے دیئے۔ جب وہ دینار لے کر اپنے گھر واپس آیا تو اُسے اپنے گم شدہ پیسے مل گئے۔ اُس نے واپس آکر لی ہوئی رقم آپ کی خدمت میں واپس کرنا چاہی اور معذرت بھی کی کہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے لیکن آپ نے فرمایا ہم جو چیز دے دیتے ہیں اُس کو واپس نہیں لیتے۔ اُس نے لوگوں سے آپ کے متعلق پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا یہ حضرت سیّدنا امام جعفر صادق ؒ ہیں۔ یہ سن کر وہ بہت شرمسار ہوا اور نادم واپس لوٹا۔ ۱۶

پانچ آدمیوں سے پرہیز کی نصیحت:

حضرت سیّدنا امام جعفر صادق ؒ فرماتے ہیں' پانچ آدمیوں کی صحبت سے پرہیز کرو۔ (۱) جھوٹے سے کہ اُس کی صحبت سے مغرور ہو جاؤ گے۔ (۲) اُحمق سے کہ جس قدر وہ تم سے بھلائی کرے گا اُتنا ہی تجھے نقصان پہنچائے گا۔ (۳) بخیل سے کہ اُس کی صحبت تیرے اچھے اَوقات کو ضائع کردے گی۔ (۴) بزدل سے کہ جو بوقت ضرورت پیٹھ دکھا دیتا ہے۔ (۵) فاسق سے جو ایک لقمہ کے بدلے تجھے بیچ دے گا اور کم سے کم چیز کا بھی لالچ کرے گا۔ ۱۷

وصال:

آخری عمر میں آپ مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ حضرت ابن الصباغ علیہ الرحمہ کے مطابق حضرت سیّدنا امام جعفر صادق ؒ ۱۴۸ھ شوال المکرم کے مہینہ میں فوت ہوئے۔ اُس وقت آپ کی عمر شریف ۶۵ سال تھی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ کو منصور کے دورِ حکومت میں زہر سے شہید کیا گیا۔ بعد از وفات جنت البقیع میں اپنے آباؤ اجداد کے ساتھ دفن ہوئے۔ ۱۸

---

۱۶ تذکرۃ الاولیاء جلد ا ص ۱۲۔ ۱۷ تذکرۃ الاولیاء جلد ا ص ۱۴۔ ۱۸ تحفۂ جعفریہ جلد ۲ از مناظر اسلام شیخ الحدیث مولانا محمد علی قدس سرۃ العزیز۔

Scanned by CamScanner

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور کونڈے کا ختم شریف:

ہمارے معاشرے میں ۲۲ رجب المرجب کو حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے نام پر "کونڈے" کے عنوان سے ختم شریف دلایا جاتا ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ ۲۲ رجب المرجب' حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے وصال کی تاریخ ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ۲۲ رجب المرجب حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے وصال کی تاریخ نہیں ہے بلکہ آپ رضی اللہ عنہ کا وصال شوال المکرّم کے مہینے میں ہوا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ۲۲ رجب المرجب حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی تاریخِ وصال ہے۔ اگر تاریخ کے حوالے سے ختم شریف دلوانا ہے تو حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ختم شریف دلوانا چاہیے۔

"کونڈے" کا ختم شریف کے نام سے جو طریقۂ کار اختیار کیا جاتا ہے وہ غلط ہے۔ ختم شریف کیلئے نہ کسی خاص برتن کی پابندی ہے اور نہ کسی خاص کھانے کی۔ کھانے اور برتنوں پر کسی قسم کی پابندی لگانا شرعاً درست نہیں ہے۔ اِس طرح اس پکے ہوئے کھانے کو گھر سے باہر نہ نکالنے کی پابندی بھی شرعاً درست نہیں۔ ہاں! البتہ اگر کوئی نذر مانے کہ میں فلاں قسم کا کھانا یا فلاں چیز خیرات کروں گا یا کروں گی تو پھر ایسا کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ اس دن جو قصہ کہانی والی کتابیں پڑھی جاتیں ہیں وہ بھی من گھڑت ہیں۔ اُن سے اجتناب کرنا چاہیے اُس دن بھی عام دنوں کی طرح ایصالِ ثواب کرنا چاہیے۔ اگر نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی نیاز شریف کے کھانے پر اور گیارھویں شریف کے کھانے پر کوئی پابندی نہیں تو "کونڈے کے ختم شریف" پر پابندی کیوں لگائی جاتی ہے؟ تمام حضرات وخواتین کو چاہیے کہ ۲۲ رجب المرجب کو حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا عُرس منا کر تسکینِ قلب حاصل کریں اور شوال المکرّم میں حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا عرس منائیں اور لنگر شریف کھلے عام تقسیم کریں۔

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد صدیق ہزاروی صاحب دامت برکاتہم عالیہ ارشاد فرماتے ہیں "مذکورہ بالا ترتیب میں ایام منانے کی صورت میں نہ فتویٰ بازی کی طرف متوجہ ہوں اور نہ ہی خلافِ شرع طریقہ اختیار کریں"۔

Scanned by CamScanner